

بزمِ اہل بیت

و

منقبت

حزب

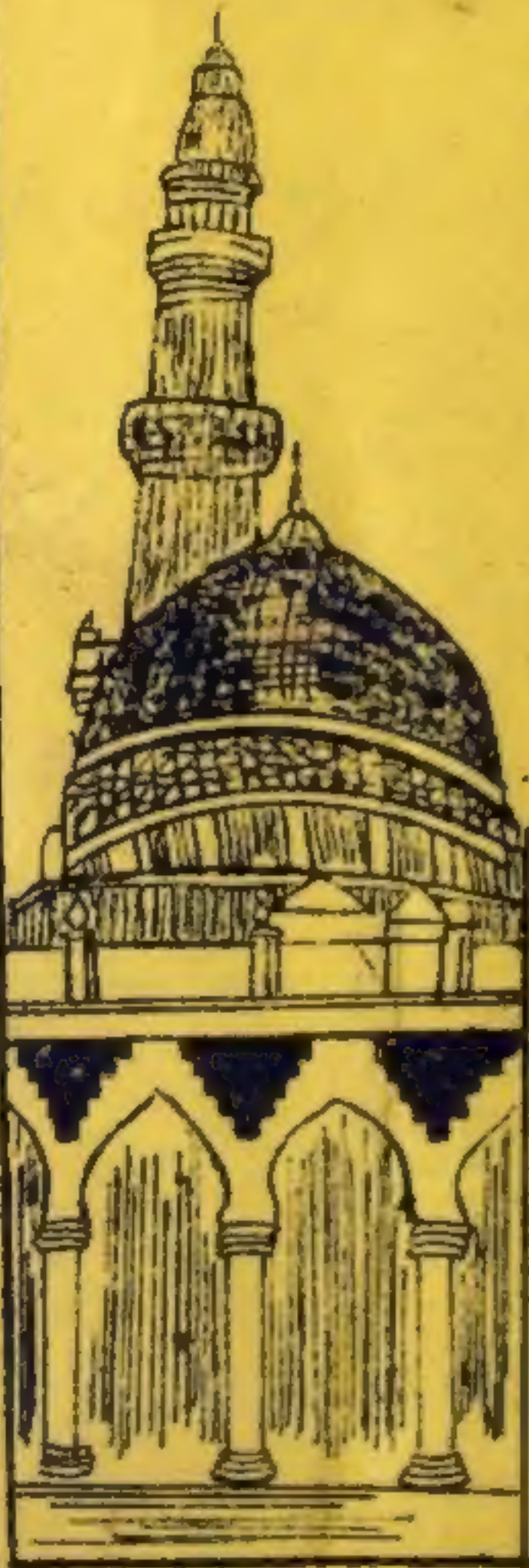
سید سلطان احمد کیف

○

حکیم الامت
حکیم الامت

پکی بازار - بنارس کینٹ

(۲۵ پیسے)



بزم لغت و منقبت

شعار
محدث اعظم کچھوچھو

اعلیٰ حضرت بریلوی

حضرت شاہد فاضل

سیاہ اکبر آبادی

علامہ اقبال

جگر مراد آبادی

مولانا ضیاء القادری

شفیق جون پوری

نصرت اللہ خاں عزیز

یحییٰ اعظمی

مجدد سلاطین پوری

ماہر القادری

ساجد صدیقی

حضرت سلیم القادری

ظفر علی خان ظفر

سرکشن پرشاد

اقبال سہیل اعظمی

امیر زبیری

جگناہ آزاد

نارین پرتاپ گدھی

آرزو سہارن پوری

خار لکھنوی

حمید لکھنوی

امیر کر سوری

حزب

ڈاکٹر سید سلطان احمد کیف



پیش کردہ

دارالاشاعت اہلسنت

۵/۱۲ پگچی بازار، بنارس کینٹ

(۲۵ پیسے)

پیش لفظ

خدا کا ہزار شکر ہے کہ دارالاشاعت اہلسنت بنارس
کمال عزم و استقلال کے ساتھ اپنی منزلِ مراد
کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

ادارہ اس مختصر سے وقفہ شہادتِ امام حسین
رسومِ محرم اور تعزیه، خلفائے راشدین اور امیر معاویہ
کے بعد "ذیر نظر رسالہ" بزمِ لغت و منقبت "کھو
ربیع النور کے مبارک موقع پر پیش کرنے کی سعاد
حاصل کر رہا ہے۔ جسے ایک خوش فکر شاعر جناب
ڈاکٹر سید سلطان احمد صاحب کیف نے بڑی
عقیدت و محبت کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔
امید ہے ناظرین کرام اسے سراہیں گے اور اپنے
ایمانِ قلوب کو منور و مزین فرمائیں گے۔

نیچر: بین احمد حشتی
۶ جولائی ۱۹۶۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود و سلام، بحضور خلیل الانام :-

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رضا بریلویؒ

| | |
|---------------------------------|----------------------------------|
| مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شیع بزم رسالت پہ لاکھوں سلام |
| مہر چرخ نبوت پہ روشن درود | گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام |
| عرش کی زیب زینت پہ عرشی درود | فرش کی طیب نزہت پہ لاکھوں سلام |
| خلق کے وادرس، سب کے فریادرس | کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام |
| ہم غریبوں کے آتاپہ عید درود | ہم نقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام |
| جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا رہا | اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام |
| سیدھی سیدھی روش پر کروں درود | سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام |

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت محدث اعظم سید کچھو چھو رح

| | |
|--|---|
| خدا کی میں خدا کے جب پیامی کا پیام آیا | تو بھو ما عرش اعظم وجد میں بیت الحرام آیا |
| وہی فضل درود آئی، وہی دور سلام آیا | مبارک عید میلاد النبی کا پھر پیام آیا |
| کسی نے مجھ سے جب پوچھا کہ تیرا کون جانی ہے | تو بس بے ساختہ میری زباں پر تیرا نام آیا |
| میں صدقم ایم اقلد کیے، میں قرباں نام نامی پر | ترا ہنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا |
| اسی نے کر دیا سید کو سید جب کہیں پہونچا | تو اٹھا شور وہ دیکھو محکم کا غلام آیا |

حضرت مولانا سید شاہد فاخری صاحب المداد

حصولِ کیفِ مسلسل بہار کیا کہنا

کمالِ عزمِ غریب الدیار کیا کہنا

تری نگاہ کا اسب و ار کیا کہنا

مرے جیب، مرے غمگن کیا کہنا

مرے مزار کا لوحِ مزار کیا کہنا

حضرت مولانا صوفی سلیم اللہ قادری

شائع روزِ محشر پہ لاکھوں سلام

پیائے صدیق اکبر پہ لاکھوں سلام

دینِ حق کے دلاور پہ لاکھوں سلام

زوجِ بنتِ پیمبر پہ لاکھوں سلام

فاریحِ بابِ خیر پہ لاکھوں سلام

سرورِ دین کی دھڑ پہ لاکھوں سلام

راکبِ دوشِ سرور پہ لاکھوں سلام

ساجدِ زیرِ خنجر پہ لاکھوں سلام

اس جواں سال اکبر پہ لاکھوں سلام

یعنی معصومِ اصفیٰ پہ لاکھوں سلام

اسیرِ طوقِ گیسوئے یار کیا کہنا

ہر ایک گام پہ ملتی ہے منزلِ مقصود

ز فرق تا بہ قدم بن گیا مجسمِ نور

نگاہِ شوق کے موتی قبولِ فرمائے

بنے گا نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ شاہد

ساتی، حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام

ثانیِ اثین فی الغار کو آفریں

اللہ اللہ جاہ و جلالِ عمر

جامعِ علم عثمان، روحِ دانا

شاہِ مردانِ علی، بابِ علمِ نبی

سیدہ فاطمہ، طاہرہ، ساجدہ

ہم شبیہِ پیمبر، امامِ حسن

کربلا کے مجاہد پہ لاکھوں درود

راہِ حق میں کیا جس نے خود کو فدا

گل تو گل ہیں کلی پر بھی لاکھوں درود

عرض کر رہا ہوں ادب سے سلیم

اہلبیتِ مطہر پہ لاکھوں سلام

حضرت سیات اکبر آبادی رح

سلام و پیام، بحضور صحابہ کرامؓ

صلوٰۃ اپنر، سلام ان پر، اور ان کے سرکارِ اعلیٰ پر
اور انکی اسلام دوستی پر، اور انکی معصوم زندگی پر

زکوٰۃ کے ذوق میں جو تھا انحطاط بوجہ بکری نے مٹایا

جو سو ہے تھے انہیں جگایا، جو گر پڑے تھے انہیں اٹھایا

عمر بیکے درے نے بادہ نوشی و خود فروشی کا کفر توڑا

کمال عدل و داد سے راستہ سادات کا سکھایا

غنی تھے عثمانؓ، قوم مسلم کو دعوتِ غیرت و غنادی

خزانہ ادھی جمع کر کے ہلاکتِ روح سے بچایا

علیؓ نے فیضِ یدِ الہی سے اساسِ ملت کو قوتیں دیں،

جہانِ کبر و امانیت کا بزورِ شمشیر سرھبکا یا

یہ چار دانگ جہاں میں عہدِ نبی کی ہیں یادگار چاروں

عناصرِ ربیعِ خلافت بھرے چین کی بہار چاروں

انھوں نے چورنگ کر دیا دورِ جاہلیت کے اہرمن کو

کمالِ علم و شعور سے تھے یگانہ روزگار چاروں

ضیائے توحید نورِ عرفاں، فروغِ دیں، پر تو رسالت

خدا کے طاعت گزار چاروں، رسول کے غمگین چاروں

جسے محمد کے واسطے سے خدا کے ہاتھوں نے خود بنایا

ستوں اس ایوان کے چار ہیں یہ گر پڑے استوار چاروں

صلوٰۃ اپنر، سلام اپنر.....

مولانا ظفر علی خاں ظفر

میری آنکھوں میں ہے جنگی سطوتِ مرحبِ فلک
 مجھ سے سیکھے کوئی اپنے نام چمکانے کا فن
 پائنتی ہے خواجہ کوئین کی ان کا وطن
 ابر و صدیق اکبر پر جو پڑتی تھی شکن
 نشہ ہو جاتا تھا روم اور ایران کا ہرن
 سب کی خوشبو سے مہکتا ہے خلافت کا چمن

زندہ و پایندہ ہے وہ دل الی یوم التناد
 جہیل ن چاروں کی الفت کا ہے دریا موجزن

شاعر مشرق علامہ اقبال

دیں مال راہِ حق میں جو ہو تم میں مالِ داد
 اس روز ان کے پاس تھے درہم کئی ہزار
 بڑھ کر رکھیگا آج قدم میرا راہِ وار
 ایثار کی ہے دستِ نگر ابتدائے کار
 اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہر قرار
 سلم ہے اپنے خویشِ داقارب کا حق گزار
 باقی جو ہے وہ ملت بیضا پہ ہے نثار
 جس سے بنائے عشقِ محبت ہے استوار
 ہر چیز جس سے چشمِ جہان میں اعتبار

میں بھی ہوں بن ابی طالب کا اک لڑائی غلام
 میں ابو بکر و عمر پر بھی ہوں سو جان سے نثار
 گنبدِ خضریٰ شہادت دگر ہا ہے آج تک
 لوزہ ہو جاتا تھا طامی کفر کے اندام پر
 جب عمر کا لڑہا مستانہ ہوتا تھا بلند
 اس میں ابو بکر و عمرؓ ہوں یا ہوں عثمانؓ و علیؓ

اکٹن رسول پاک نے اصحاب سے کہا
 ارشاد سن کے فرطِ خوشی سے عراٹھے
 دل میں یہ کہہ ہے تھے کہ صدیقؓ سے ضرور
 لائے غرض کے مال رسولِ امیں کے پاس
 پوچھا حضور سر در عالم نے اے عمر
 رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا
 کی عرض نصف مال ہے فرزند دزن کا حق
 اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آگیا
 لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا پرست

بوسے حضور چاہئے فکریاں بھی کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار
اے تجھے دیدہ و دلخیز و انجسم فردغ ہیں اے تیری ذات باعث تکوین روزگار

پر دانے کو چسپاں ہر میل کو پھول - بس!

صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول - بس!

مہاراجہ سرکشی پر شاد - صدر عظم سابق و دولت آصفیہ

اے احمد مرسل، فخر عرب، اے منظر حق، اے حامی دیں

سلطان ہے تو سلطانوں کا، مختار ہے تو محنت داروں کا

اے علم لدنی کے ماہر، گو کہنے کو تو اُمتی تھا،

تھارا زرتے سینے کے اندر قرآن کے یہ سیپا ہونکا

بو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم، تھے چار عناصر ملت کے

یہ چاروں نبی کے شہداء تھے، لو نام ادب سے چاروں کا

مہر نبوت سے انجم یہ کسب تجلی کرتے تھے

بجٹ رسا تھا برج شرف میں تیرے چاروں یاروں کا

بادہ عرفاں ملتا ہے، یاں وحدت کے سینچانے سے

شاید مقدر فضل خدا، جاگا اب مے خواروں کا

حضرت جگر مراد آبادی

مصلح ملی و ملکی بھی رشتی بھی آئے

واقف محرم سزا زل بھی آئے

ہر زمانے میں پیر بھی نبی بھی آئے

حق کے جویندہ بھی اور حق کے دلی بھی آئے

آئے دنیا میں بہت پاک مکر مبنکر

کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بنکر

کس نے حبام مئے توحید پلایا سب کو
کس نے پیغام مساوات سنایا سب کو
راستہ کس نے حقیقت کا دکھایا سب کو
کس نے اس حسن کا دیوانہ بنایا سب کو

تم نے دیکھا ہے بہت دفتر پیغام اس کا

اور ایسا کوئی گزرا ہو تو یونام اس کا

تم میں صدیق سے گزرا ہو تو یثمد دکھاؤ
تم نے فاروق سادیکھا تو یثمد دکھاؤ
کوئی عثمان سادیا ہو تو یثمد دکھاؤ
کرنی حیدر سا جو پایا ہو تو یثمد دکھاؤ

ثانی احمد بے بیم تو کیا لاؤ گے

اسکی است کی مثالیں بھی نہیں پاؤ گے

حضرت اقبال سہیل اعظمی

حسن سراپا خیر مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
امت موعودہ میں ارحم صلی اللہ علیہ وسلم
وہ محبوب سول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مگردن باطل ج بھی خرم صلی اللہ علیہ وسلم
آج بھی دونوں ساتھ ہیں ہم صلی اللہ علیہ وسلم
وز کی دوجوں کے سنگم صلی اللہ علیہ وسلم
پیکر ان جود مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
گلکہ دیں ہر جہ سے خرم صلی اللہ علیہ وسلم

احمد مرسل فخر و د عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا صدیق اکبر پہلے مصدق پہلے مبشر
جن کے پاؤں کا ہے یہ پایا آپ بن مولیٰ نے لکایا
ہمیت یاں کا یہ اثر ہے، زلزلہ افکن نام عمر ہے
گنبد سبز کے بنے دالے ماہ رسالت کے دوہا
وہ بھی فداے حکم نبی ہیں سیدنا عثمان غنی ہیں
اور وہ چور کن خلافت طرہ تاج مجد و شرافت
سعد و سعید نہ سیر طلحہ ابن عوف اور ابو عبیدہ

حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی

حمد تن تجلی ذات رب ہے جمال حمد مجتبیٰ
کہ جہان حسن میں بدل ہے جمال حمد مجتبیٰ
تو لب طور ہے بالیقین یہ زلال حمد مجتبیٰ
سر عرش خالق حسن سے وصل حمد مجتبیٰ
کہ ہر ایک سنجہ بالیقین کمال حمد مجتبیٰ
یہ سعید سعد ہیں یہ انس یہ بلاک حمد مجتبیٰ
وہ جمال حمد مجتبیٰ وہ جمال حمد مجتبیٰ
وہ خدار سیدہ ہیں بالیقین بقال حمد مجتبیٰ
نہے شان احمد مجتبیٰ نہ ہے حال حمد مجتبیٰ

ہیں صفات و ذات کا آئینہ خط و خال حمد مجتبیٰ
ہے جمال بہ ابد کوئی ہو مشال حمد مجتبیٰ
ہے کلام صدق بیان حق جو مقال حمد مجتبیٰ
بخدا جمال خدا نما ہے جمال حمد مجتبیٰ
ہیں خدا کی قدر تیں آئینہ ہے کلام حق سے یہ دنا
ہے کوئی صحابی با صفا ہے کوئی موزن خوشنوا
کسی رہ چین سے پوچھے، کسی تاجدار سے پوچھے
جو صحابہ پر ہیں فریفتہ جو ہیں اہمیت پیشیفتہ
ہیں رئیس عالم جزو کل ہیں شاہ نام دشر رسل

میں یہ سمجھوں تاج شہی ملے۔ مرا بخت خفتہ چمک گیا
لے سر پر رکھنے کوئے ضیاء، جو ندال احمد مجتبیٰ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ← حضرت اثر زبیری لکھنوی

مرحبا راہ محبت میں نسا ہو جانا
کیوں ہے از زانی خون شہداء ہو جانا
در دسلم کیلئے تیرا دوا ہو جانا
سر مظلوم کا وہ تن سے جدا ہو جانا

اے جگر گوشہ داماد رسول عربی
کر بلا جا کے حقیقت یہ عیاں ہوتی ہے
یاد کرتا ہوں تو اکبار ترطاب اٹھتا ہوں
آتشیں ریگ پہ بخت دل زہرا کا "لسو"

ایک شعلہ کی طرح دل میں بھر دکھ اٹھتا ہے

آہ وہ کونیوں کا محبوبنا ہو جانا

فخر مشرق حضرت شفیق جون پوری رحم

نظر آتی ہے گلشن میں ہوا ناساز گار اپنی
 گل باغِ خلیلی بھیج دے باد بہار اپنی
 طریق مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی
 اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی
 ہمیں کرنا ہے شاہنشاہِ بطن کی رضا جوئی
 وہ بنے ہو گئے نورِ رحمت پر درگزار اپنی
 خوشاوتِ تیکہ ہم کو ڈھونڈھتا آئیکا محشر میں
 جسے خود ڈھونڈھتی ہوگی نگاہِ بقرار اپنی
 بنے گی گریٰ غورِ شہِ خشکی بارِ غِ خلت کی
 وہ جسم یکے آئیں گے نسیم خوشگوار اپنی
 اٹھ اے امت کے رالی کفر و صمکاتا ہے مسلم کو
 علیؑ کو بھیج دے آجائیں لے کر ذوالفقار اپنی

دہ بیٹھے ہوں اٹھا ہوا بارگاہِ پاک کا پردہ

کہانی در پہ کہتا ہو شفیق جاں نثار اپنی

حضرت جگتا تھ آزاد

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر

ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیا کے امکان پر

سلم اس پر جو آیا رحمت اللعالمیں بن کر

پیامِ دوست لے کر صادق الوعد "وہ امیں بن کر

سلام اس پر جہاں شمعِ عرفان جہنہ سینوں میں

کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جس جہنوں میں

سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ

مئے حکمت کا چھلکا یا جہاں میں جس نے پیسا نہ

بڑے چھوٹے میں جس نے اک غوث کی بنا ڈالی

زمانے سے تمیز بندہ و آتسا ڈالی
 سلام اس پر نقیری میں نہاں تھی جس کی سلطانی
 رہی زیر قدم جبکہ شکوہ و شانِ حاقانی
 سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودالی کا
 سلام آزاد کا، آزاد کی رنگیں بیانی کا

مولانا نصر اللہ خاں عزیز
 ہے جہاں بالوں میں رنجی سبک تیری بارگاہ
 اس قدر محفوظ تھی دینِ عمرغ کی شاہراہ
 اللہ اللہ کیا بڑھا یا حق نے تیرا عز و جاہ
 کہتے ہیں فاروق تجھ کو خود رسول دیں پناہ
 بھگتی ہے ناک سے تیرے شیاطین کی پناہ
 اے عمرغ اے پیکرِ عزم و جلالِ بے پناہ
 دور رہتا تھا ترے رستے سے ابلیس لعین،
 قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت کا وارث کیا
 حضرت حق کی زباں ترے تری توصیف میں
 تو اشداء علی الکفار کا مصداق ہے
 جو ترادشمن ہے وہ سلام کا بھی ہے عدد

دوست جو تیرا ہے وہ ہے دین کا بھی خیر خواہ

حضرت نازش پر تاپ گدڑھی
 ترے مرقد پہ ہوتے ہیں در شبنم شاراہک
 فرشتے ہوئے ہیں تیرے مرقد کے شاراہک
 تو کہہ اٹھتی ہے دنیا آفریں بے اختیار ابک
 مگر تجھ سا نہ ہو پایا کوئی عال و تار اب تک
 سلام اے حضرت عثمان اے شرکارِ مظلومی
 حیا و شرم تیری ذاتِ بابرگات پر ناز
 تری مظلومی دے چارگی کا مٹھ آتا ہے
 یہ دنیا ہے یہاں آئے بڑے مبرور خدا والے

جزاک اللہ تیرے خونِ دل کی آبیاری
حدودِ گلشنِ ملت میں ہر رنگ بہارا بتک

دل و جانم فدائے ابنِ عفانِ مکرم را

خدا رحمت کند بر روحِ عثمانِ معظم را

حضرت یحییٰ اعظمی

فروغ دیں ہے کیا؟ اعجازِ ایمان صحابہ کا
ہے اسلام آجک مہنون احسان صحابہ کا
بیاں ہو وصف کیونکر ذوقِ عرفان صحابہ کا
بھلا کیا پوچھتے ہو مرتبہ شانِ صحابہ کا

یہ فرمانِ نبی ہے سب کے سب نجمِ ہدایت ہیں

یہ سب آئینہ دارِ جلوہ مہرِ رسالت ہیں

انہیں کے دم سے اب تک ہر میلِ سلام زندہ ہے
زبانِ وحی کا ہر لفظِ الہام زندہ ہے
خدا کا نام زندہ ہے، نبی کا نام زندہ ہے
خدا کے دو جہاں کا آخری پیغام زندہ ہے

خدا نے خود جنہیں وارث بنایا ہے خلافت کا

ہے خلجی زندگی مسیحاِ اسلامی شرافت کا

قسم ہے حضرت صدیق کے رنگِ جمالی کی
قسم عثمان کے صبرِ درضا کی ہمیشہ کی
قسم ہے حضرت فاروق کی شانِ جلالی کی
قسم ہے فاتحِ خیبر کی شمشیرِ مصلی کی

قسم ہے عاکفانِ صفہ کے ذوقِ عبادت کی

قسم ہے کشتگانِ بدر کے خونِ شہادت کی

جو اہلِ حق ہیں دم بھرتے ہیں وہ انکی محبت کا
علی الاعلان کرتے ہیں ادا حق ان کی مدحت کا
دلوں میں جذبہ جہاد رکھتے ہیں عقیدت کا
سرتے ہیں زمانہ کو فسانہ ان کی عظمت کا

رہا کرتے ہیں سرخوش مسیحِ اصحابِ رسالت میں

ودایت ہے ازل سے یہ سادات انکی قسمت میں

نوائے مدح پر نہا نہ یہ جان حزیں صدقے ملک صدقے، فلک صدقے، زان صدقے، زمیں صدقے
نقوش صفحہ قرطاس پر خسلد بریں صدقے صریحاً، جادید پر روح الامیں صدقے
کہ اس سے کوثر تسنیم کے چشتے نکلتے ہیں۔
صحابہ کی ثنا اور مدح کے نغمے نکلتے ہیں۔

جناب سادہ و رام، آرزو سہارن پوری
اور شام ابد زلف پریشان محمد
اللہ سے یہ وسعت و امان محمد
اک جسم محمد ہے تو اک جان محمد
آنکھوں میں ہے تصویرِ گلستانِ محمد
اے آرزو بخشے گا خدا حشر میں مجھ کو،
ہندو ہوں مگر ہوں میں ثنا خوانِ محمد
حضرت محمد روح سلطانِ پوری

تاریکی باطل دور ہوئی جب نکلیں شاعین تاروں سے
اک نور کا منظر لہرایا اسلام کے سبزہ زار سے
نارِ دق کی شوکت کے صدقے حیدرؐ کے عزائم کے قرباں
ان دونوں بزرگوں نے دنیا کو پاک کیا ہے خار سے
اجار کا پنجہ آپہونچا، تجویز سکوں کی گردن تک
ڈرتا ہوں کہ پھر ٹپکے نہ کہیں کچھ گرم لہو تلواریں سے

عثمان کی غیرت آنکھ میں ہے، صدیق کا ہے نبضوں میں لہو

فرزند مسلمان پہلے گا، اب تینوں کی جھنکاروں سے
اے قوم کھڑے کروں میں تجھے بالائے ملک لہراتا ہے
ایماں کی فضاے صامت میں اک نور یقین بھر جاتا ہے

حضرت خمار لکھنوی

ایماں نبی پہ لائے امردوں میں سب سے پہلے
نہ پرہیزگیاں کیا ہے ایران کو محبسم کو
اللہ سے عدالت انصاف کی بھی حد ہے
حد بیاں سے باہر عثمان کے ہیں فضائل
دو بیٹیاں بیاہیں انکو نبی نے اپنی
دست علیؑ کو حق سے وہ قوتیں ملی ہیں
پہلوئے مصطفیٰ میں شیخینؑ سو رہے ہیں،

یہ ان کی دوستی کا حق سے صلہ ملا ہے

حضرت ماسٹر القادری

تیرے در پر چہ ساروم دمدائن کا شکوہ
اللہ اللہ تو نے لوٹے بورے پر بیٹھ کر
کفر و بدعت کی ترے آتے ہی نبضیں چٹا گئیں
تیری سطوت کا یہ عالم ہے کہ تیرے نام سے
اٹھ کہ پھر انصاف کی گردن تیرے شمشیر سے
تیری ٹھوکر پر پھٹا در قیصر کسری کے تاج
سرکشوں سے نذر لی اور بادشاہوں سے خراج
تیری دانائی نے پہچانا زمانہ کا مزاج
کفر کے دل میں ہوا کرتا ہے اب بھی اقتلاج
اگر پھر سائے زمانے کو ہے تیری احتیاج

حضرت حمید صدیقی لکھنوی

مراد دل دھڑکنے لگا اللہ اللہ
مقابل شہدہ دوسرا اللہ اللہ
جیب جیب خد اللہ اللہ
نبوت کے راز آشنا اللہ اللہ
محکم وہ جسم دھیا اللہ اللہ
وہ تاج سرا دلپا اللہ اللہ
وہ دیدار بدر الدجی اللہ اللہ

حمید آج کس دھن میں تو ہے غرا کھواں

یہ ہے مرجا مر حبا اللہ اللہ

حضرت ساجدہ صدیقی لکھنوی

مدینے کی زمیں کتنی حسین ہے
نظر میں جیسے فردوس بریں ہے
خلافت کا وہ نقش اولیں ہے
کوئی پہلے نہ تھا اب بھی نہیں ہے
ہر اک کو فخر یہ ملت انہیں ہے
علیؑ کے ہاتھ اب فتح مبین ہے
کوئی ان کے کرم کی حد نہیں ہے
محبت حاصل دنیا و دین ہے

تصور میں کون آگیا اللہ اللہ
صحابہ کی انجم نامہ جماعت
ادھر افضل المخلوق صدیق اکبرؐ
اُدھر جان اسلام فاروق اعظم
وہ عثمان رضی عفاں بحر سخاوت
شہید خلافت علیؑ شیریں داں
وہ اصحاب صفہ کی پرشوق نظریں

یہاں کا ذرہ ذرہ دلنشیں ہے
بہار گنبد خضریٰ نہ پوچھو
لقب جس کا ہے صدیق معظم
جو اب حضرت فاروق اعظم
خریدی جس طرح عثمانؓ نے جنت
درخیر کی جانب جا رہے ہیں،
نوازا دین کی دولت سے ہم کو
ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ علیؓ کی

حضرت اشیر کمرسوی

کوئی صدیق سا پھر صاحب ایمان پیدا ہو
عمر سا پھر کوئی یارب جبری انسان پیدا ہو
رگِ اسلام میں خونِ حمیت کاش پھر دوڑے
کہیں بار الہا پھر کوئی "عثمان" پیدا ہو
سمجھ بیٹھے ہیں دشمن کس دہی مومن کی تلواریں
الہی ذوالفقارِ حیدری کی شان پیدا ہو
الہی جمع ہو بکھرا ہو شیرازہ ملت
حسن کا مثل کوئی صالح کل انسان پیدا ہو
الہی پھر وہی شوکت ملے دینِ پیسبر کو
الہی پھر کوئی ابن ابوسفیان پیدا ہو
غلامانِ بنی پھر سے وہی قربانیاں سیکھیں
حسین آسا کوئی ذبیحِ عظیم الشان پیدا ہو
مسلمان پھر لہو سے سینچ دیں باغِ محمد کو
بہارِ بے خزاں کا پھر کوئی سامان پیدا ہو

ادارہ کی ایمان افروز کتابیں

| | |
|---------|------------------------------|
| ۴۰ پیسے | خلفاء راشدین اور امیر معاویہ |
| ۱۶ پیسے | شہادت سیدنا امام حسین |
| ۲۵ پیسے | بزم نعت و منقبت |
| ۸ پیسے | عزم اور تعزیر |

داندی کے کتب فروشوں سے بھی حاصل ہو سکتی ہے



مکتبہ دارالسنی لیتھو ایکٹرک شین پریس داندی بنارس یو پی۔